سیرت حضرت عائشہؓ

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳

''بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی گھر والو تمہیں ہر ناپاک سے دور کردے اور تمہیں اس طرح پاک کردے جیسے پاک ہونے کا حق ہے۔''

آج جس دور میں ہم جی رہے ہیں برائیوں کا اور اس وقت جو اخلاقی حالات ہیں۔ جو گھروں کے لوگوں کے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورتوں کا آدھا حصہ ہے مرد بھی ذمے دار ہے لیکن عورت بھی اسی طرح ہی ذمے دار ہے جس طرح مرد ہے تو یہ دیکھنا ہوگا کہ شائد ہماری عورتوں کے پاس کوئی ایسا نمونہ نہیں جس کو وہ دیکھ کر اپنی زندگی گزار سکیں شائد ان کو کوئی ایسی شے نہ تو پڑھائی گئی ہے نہ تو سیکھائی گئی ہے نہ ان کو کوئی ایسی سیرت کا پتہ ہے جو ایک پرفیکٹ وومن کی ہوتی ہے ایک مکمل عورت کا ایک نقشہ ہے۔ وہ ہماری بچیوں ہماری بیٹیوں ہماری عورتوں کے سامنے نہیں ہے یہی وجہ ہے۔ وہ دھندلی زندگی گزارتی ہیں اور انھیں علم ہی نہیں ہوتا کہ پرفیکشن کسے کہتے ہیں ایک مکمل زندگی کسے کہا جاتا ہے یہ وہ ایک وجہ ہے کہ ہماری خواتین چونکہ نابلد ہیں تو اس لیے حضرت عائشہؓ ایک ایسا خوبصورت باب ہے۔ جس میں ایک خاتون کے بچپن سے لے کر جوانی سے گزرتے ہوئے شادی سے لے کر آگے پھر بڑھاپے تک کی تمام معلومات احسن انداز میں جمع ہوگئی ہیں۔ یہ سیرت حضرت عائشہؓ کا کمال ہے کہ آپ کے اندر ایک بچی کو بھی ہدایت ملتی ہے جو ابھی چند سالوں کی ہے اور آپ ایک لڑکی دس بارہ سال کی ہو چکی اس کے لیے بھی ہدایت ہے ایک نوجوان لڑکی جو شادی کی عمر کو پہنچ چکی اس کے لیے بھی ہدایت ہے یہاں تک کہ ایک نوعمر لڑکی جس کی ابھی شادی ہوئی اس کے لیے بھی ہدایت ہے اس کے بعد آپ کی زندگی شادی کے بعد شادی شدہ عورتوں کے لیے ہدایت ہے اور پھر جب آپ بیوہ ہوگئیں حضور علیہ السلام کا جب وصال ہو گیا اس کے بعد بیوگی کی حالت میں بھی عورتوں کے لیے راہ ہدایت ہے تو اس لیے یہ چیز بہت محسوس کی گئی اس کی کمی بہت زیادہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کا ذکر بہت کم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ہماری بچیوں و مکمل نالج نہیں آپ کی زندگی اتنی خوبصورت اور اعلی ہے۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۳

''بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی گھر والو تمہیں ہر ناپاک سے دور کردے اور تمہیں اس طرح پاک کردے جیسے پاک ہونے کا حق ہے''۔

شان نزول

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان

یہ آیت کا ایک شان نزول حضرت عائشہؓ کی طرف ہے مفسرین کہتے ہیں۔ یہ آیت حضرت عائشہؓ کی شان میں اتری ہے۔ حضرت عائشہؓ ''عائشہ'' نام ہے ''صدیقہ'' لقب ہے ام المومنین خطاب ہے ''ام عبداللہ'' کنیت ہے ''حمیرا'' بھی لقب ہے یہ آپ کا مختصر سا تعارف ہے والد کا نام ''عبداللہ'' یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کا نام عبداللہ ہے والدہ کا نام ''ام رومان'' ہے۔ آپ ساتھویں پشت میں حضور علیہ السلام کے ساتھ جا ملتی ہیں یعنی آپ کا جو سلسلہ نعصب ہے۔ وہ ساتھویں پشت میں پیچھے جائے تو حضور علیہ السلام کے سلسلہ نعصب سے مل جاتا ہے۔ آپ کی ولادت با سعادت حضور علیہ السلام کی نبوت کے پانچویں سال ہوئی یعنی تقریبا حضور کی عمر مبارک پنتالیس برس تھی۔ جب آپ پیدا ہوتی ہیں ولادت ہوتی ہے۔ چھ برس کی عمر میں آپ کی رخصتی ہوئی اور آپ کی باقاعدہ سادگی سے رخصتی عمل میں لائی گئی۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے وصال کے تین برس بعد آپ کے نکاح کا عمل سرانجام ہوا اور یہ جو نکاح ہوا حضور علیہ السلام نے حضرت خدیجہؓ کی ساری زندگی میں دوسرا نکاح نہیں فرمایا جب تک آپ حیات رہی آقاﷺ نے دوسرا نکاح نہیں کیا یہ آپ کی حضرت خدیجہؓ سے بے انتہا محبت اور بے انتہا الفت کی دلیل ہے تو آپ سے شدید محبت کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ حضور نے ساری زندگی دوسرا نکاح نہیں کیا جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہی تو جب آپ وصال کر گئیں ذہر ہے حضور علیہ السلام کے لیے سخت تکلیف کا معاملہ تھا اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں جس سال حضرت خدیجہؓ کا وصال ہو یہ آپ کی وہ ذوجہ ہیں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہر مشکل میں ہر پریشانی میں ہر دکھ میں ہر آزمائش میں پورا اتری ہیں اور حضورﷺ کا اتنا ساتھ دیا کہ جس کی کوئی مثال کوئی لفظ نہیں ہے جو حضرت خدیجہؓ کے ساتھ کے حوالے سے بیان کیے جائیں تو حضورﷺ نے بھی انھیں بڑا صلہ عطا کیا اور ساری زندگی آپ کی جب تک آپ موجود رہی دوسری شادی نہیں فرمائی حالانکہ عربوں میں شادیاں کرنا عام ہے لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا جب آپ کا وصال ہوا تو حضورﷺ آپ کے جانے کے بعد غمگین رہتے آپ کے چہرے کے ایثار صحابہ نے دیکھے تو حضرت حولہؓ نے حضور علیہ السلام سے عرض کی تھی کہ حضور میرا ایک مشورہ اگر آپ قبول کیجئے کہ میں چاہتی ہوں کہ آپ شادی فرمائیں اب تو فرمایا تمہارا خیال کس کے ساتھ ہے تو فرمایا ایک تو سودا ہیں حضرت سودا جو کہ بعد میں حضور کی زوجہ بھی اللہ نے آپ کو بنایا اور دوسرا فرمایا کہ ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہ ہے تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ عائشہ کے لیے تم میرا پیغام بھیجو تو حضرت حولہ بھی حضرت ابوبکرؓ سے ملتی ہیں اور جا کے حضور علیہ السلام کی طرف سے پیغام دیتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہؓ کے لیے شادی کا پیغام بھیجا ہے

حضرت ابوبکرؓ ارشاد فرماتے ہیں

کہ یہ کیسے ہوسکتا میں چونکہ حضور علیہ السلام کا بھائی ہوں یعنی بھائی ہیں ہم چونکہ ہم بھائی بھائی ہیں میری بیٹی ان کی بھتیجی ہوئی تو بھتیجی کی شادی کیسے ہوسکتی ہے چچا کے ساتھ تو اب یہ شک چونکہ ذہن میں تھا تو حضرت حولہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی فرمایا وہ تو یہ کہہ رہے ہیں ایک بھتیجی کی شادی چچا کے ساتھ نہیں ہوسکتی فرمایا کہ نہیں وہ دینی بھائی ہیں میں ان کا کوئی نسبی بھائی نہیں ہوں ہم دینی بھائی ہیں اور دینی بھائیوں میں شادی ہوجاتی ہے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فورا عمدگی کا اظہار کر دیا فرمایا اس سے بڑی میری کیا سعادت ہے کہ میری صاحبزادی آپ کے نکاح میں آئے حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

کہ میں نے خواب دیکھا ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے اور اس نے آ کے مجھے ایک لپٹی ہوئی چیز لکڑی کی ہے اور وہ بڑی نورانی سا رومال ہے جس میں وہ فرشتہ کہہ رہا ہے کہ یہ اللہ کی طرف ہے آپ کو یہ تحفہ ہے تو میں جب وہ چیز لیتا ہوں اس کو ہاتھوں میں تو جب اس کو کھولتا ہوں تو وہ حضرت عائشہؓ کی تصویر ہے تو اس سے مجھے یہ چیز مجھے سمجھ میں آ گئی کہ یقیناً حضرت عائشہؓ اللہ نے میرے لیے چنی ہے۔اللہ اکبر

حضرت عائشہؓ کا نکاح مبارک

سادگی سے نکاح ہوا حضور علیہ السلام کا نکاح حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرت ابو بکر نے پڑھایا تھا حضرت صدیق اکبرؓ نے نکاح پڑھایا اور حضور علیہ السلام کا سادگی سے نکاح ہوا رخصتی ابھی عمل میں نہیں لائی گئی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اسی دوران ہجرت ہوئی ہجرت مدینہ میں ہوئی آپ مدینہ تشریف لے گئے۔حضرت عائشہؓ بھی مدینہ آ گئی اور یہاں آ کے بیمار ہو گئی کہ مدینہ کی فضا بہت سارے صحابہ کو اس نہیں آئی تھی چونکہ نئے آئے تھے مکہ میں موسم اور ہوتا ہے مدینہ میں آپ جانتے ہیں مدینہ میں موسم فرق ہے صحابہ کو موسم کی وجہ سے بیماری کے معاملات کا سامنا کرنا پڑا حضرت عائشہؓ بھی بیمار ہو گئیں تو حضرت ابو بکر آپ کی خدمت میں خود تشریف لائے آقا ﷺ سے عرض کی کہ آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے ہی آئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس مہر دینے کے لیے اب کوئی شے نہیں چونکہ ابھی ہجرت ہوئی تھی اور ابھی حالات اس طرح سنبھلے نہیں تھے

قابل غور بات

صدیق اکبرؓ نے کہا

حضور آپ کا مہر بھی میں ہی دوں گا میں ہی ادا کر دیتا ہوں تو آپ نے حضور ﷺ کو ادا کیا اور حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں وہ بجھوا دیا اور پھر آپ کی رخصتی عمل میں لائی گئی۔ چند انصار کی خواتین صدیق اکبرؓ کے حجرے میں آئیں اور وہاں سے دولہن بنا کر آپ کو حضور کے حجرے میں لایا گیا تو آقا ﷺ کے اس وقت جو حالات تھے تازی ہجرت تھی کوئی شے کھانے کو نہ تھی سوائے دودھ کے ایک پیالے کے اور دہی کے ایک پیالے کے حضور ﷺ کو پیش کیا گیا آقا ﷺ نے اس کو تھوڑا سا پیا اور پھر حضرت عائشہؓ کو دے دیا حضرت عائشہؓ نے تھوڑا سا پیا اور باقیوں کو دے دیا انصار کی خواتین نے بھی وہی دودھ کا پیالہ پیا اور اس طرح یہ رخصتی مکمل ہوئی آپ اندازہ کیجئے کہ اس کائنات کی شہزادی اور اس کائنات کے محبوب کی وہ زوجہ جس کو سب سے زیادہ حضور ارشاد فرماتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ کے بعد جس سے سب سے زیادہ محبت ہے اس کی شادی کس قدر سادگی سے انجام پاتی ہے۔یہ ہم سب کے لیے مشغل راہ ہے۔ہمارے آج کے دور کے لیے تنبیہ بھی ہے کہ ہم نے جو حالات پیدا کر دیئے اپنے بچوں کے لیے اور ظلم کیا اپنے ہاتھوں سے اپنا گلا گھوٹنا ہے وہ کوئی آپ اور مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے جو میں عرض کر رہا ہوں یہ سیرت سے تاریخ ہے یہ کوئی بدل نہیں سکتا اور یہ ہم لوگوں کے لیے مشغل راہ ہوتی ہیں آئندہ زندگی میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہیں۔دیکھوں تمہارے کنبار تھے تمہارے جو اصلاف تھے تمہارے بزرگ تھے ان کی زندگیاں دیکھوں کیسی ہیں اور تم نے اپنے لیے کیا پھندے بنا لیے ہیں جان بوجھ کر بندہ اپنے اوپر ڈال لے اس سے بڑا جاہل اور بے وقوف کون ہوگا تو انسان اس طرح جب سے یہ ہوا کام خراب ہو گیا بچیاں گھروں میں جو ہے بوڑھی ہونے لگی اور کئی کئی عرصہ گزر جاتا ہے اس لیے میں زرہ جہیز بنالوں میں روٹی کے لیے پیسے اکٹھے کرلوں ٹھیک ہے پھر جب تیرے سامنے سیرت موجود ہے تو اللہ کی قسم اور اگر انسان نیت کرے اور کہے مولا میں تیرے نبی کی سیرت پر اور تیرے نبی کی بیویوں کی سیرت پر عمل کرنا چاہتی ہوں میرے لیے حالات پیدا کر دے میں عرض کیا کروں اللہ اس کے لیے حالات پیدا کر دیتا ہے اس کو آسانی پیدا ہو جاتی ہے چونکہ ہم اندر سے گھوٹے اور گندے لوگ ہیں ہم اندر سے ہی بے نیت ہے لہذا پر ہم نہیں چاہتے کہ ایسا ہو میری شادی بڑی دھوم دھام سے ہونی چاہیے لوگوں کو پتہ چلے کہ میرے بچوں کی شادی ہوئی تو ٹھیک ہے پھر اپنے گلوں پر پھندے ڈالتے جاؤں کون منع کر رہا ہے لگاؤ کنویں میں چھلانک موت یقینی ہے تو سادگی سے یہ سارے کام سرانجام فرماتے ہیں۔حضور نے آپ کو ایک حجرہ عنایت فرمایا جو مسجد نبوی کے مشرقی جانب تھا۔آپ کا حجرہ اور آپ کے حجرے کی خاصیت یہ تھی کہ آپ کے حجرے کا دروازہ بھی مسجد نبوی کے اندر کھلتا تھا اور مسجد نبوی یوں سمجھ لیں اس حجرے کا صحن تھا یعنی مسجد نبوی سے کوئی اندر آتا حجرے میں داخل ہو جاتا اور باہر حجرے سے نکلتا تو مسجد میں آجاتا اس طرح سے اس کا معاملہ تھا۔ایک حجرے آپ کو عطا کر دیا گیا۔(اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ کی عادت مبارکہ

حضرت عائشہ کا عملی کمال

آپ کی **عادت مبارکہ** تھی آپ حضور ﷺ کا درس سنا کرتی تھی کم سن کی عمر تھی بچپن سے ہی اللہ نے آپ کو حفظ کی اعلی صلاحیت سے نوازا تھا حفظ کی بڑی صلاحیت تھی جو سنتی حفظ ہو جاتا اس لیے تمام خواتین اسلام میں آپ سے بڑی حافظہ نہیں تمام مردوں میں سب سے بڑا جسے احادیثوں میں روایت کرنے کا آغاز حاصل ہے۔وہ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں جن کی احادیثوں کی تعداد پانچ ہزار سے زیادہ ہے جبکہ خواتین میں سب سے زیادہ جس عورت نے احادیثوں کو روایت کیا ہے لکھا ہے کتابوں میں جس کی طرف سے احادیث آتی ہیں وہ حضرت عائشہؓ ہیں دو ہزار سے زائد احادیثوں کی روایت آپ کی طرف سے ہے اور وہ بھی آپ تھوڑا سا غور کریں حضرت ابو ہریرہؓ دن رات حضور کے ساتھ رہنے والے ہیں۔سفر ہیں ساتھ جنگ میں ساتھ ہیں آنے جانے میں بیٹھنے میں ساتھ ہیں لحاظ ان کو احادیثیں سننے کا زیادہ موقع ملتا تھا حضرت عائشہ کے پاس حضور ﷺ ہفتے میں صرف ایک دن آتے تھے نو بیویاں تھی۔جو حیات رہیں حضور ﷺ نے ایک ایک کر کے باری مقرر کی تھی تو ایک دن حضور ﷺ ہفتے میں آپ کے پاس آتے باقی آپ کتنی کوشش کیا کرتی آپ اندازہ کر لیں کہ آپ سے دو ہزار احادیثیں روایت ہیں کتنی کوشش فرمائی ہو گئی۔ایک دن جس شخص کو ملتا ہے ایک کے پاس ۲۴ گھنٹے رہتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے پانچ ہزار سے زیادہ روایت ہیں۔حضرت عائشہؓ ہیں دو ہزار سے زائد احادیثوں کی روایت ہے یہ آپ کا علمی کمال ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہر درس سنا کرتی تھا نہ سمجھ آتی تو پوچھ لیا کرتی تھی اور حضور ﷺ سے

جب تک اس کی تسلی کر نہ لیتی جان نہیں چھوڑتی تھی پوچھتی جاتی تھی کہ یہ فلاح آپ نے بات کی تھی اس کا کیا مطلب تھا۔ یہ فلاح آپ نے بات کہی اسکا اصل مقصد کیا تھا اس کے پیچھے کیا بات تھی پوچھتی بات کی کھال اتارنا آپ کی عادت تھی اور حضورﷺ کو یہ بڑا پسند تھا اور آپ بھی پھر خوب بیان کرتے جب آپ پوچھتی پھر حضورﷺ اس کا خوب تفصیل کھولتے لحاظہ آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ مجھ سے زیادہ پوچھتی ہیں زیادہ محبت سے جواب دیا کرتے۔(اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ کا حجرہ مبارک

آپ کے حجرہ مبارک کی سادگی کا اندازہ کیجئے اللہ نے جو سعادت بخشی حضورﷺ کیذ وجہ ہونے کے بعد آپ کا حجرہ مسجد کے ساتھ تھا۔ دیواریں مٹی کی تھی۔ کجھوریں پتوں سے چھت ڈالی گئی اور چھت اتنا اونچا تھا اگر کوئی عام سے قد کا انسان کھڑا ہوتا تو وہ سر کے ساتھ اپنا ہاتھ اوپر کرتا تو اس کا ہاتھ چھت کو لگ جاتا ایک فٹ اتنا نارمل سا حجرہ جو مٹی سے بنا ہوا آپ کا ایک دروازہ تھا حجرے کا وہ بھی کھلا رہتا تھا۔ آپ نے موٹا سا کمبل اس کے آگے ڈال دیا تھا۔ دروازہ کبھی آپ نے بند نہیں فرمایا رات کو بند کرتی دن کو کھلا رہتا کیونکہ مسجد کی طرف کھلتا تھا ایک چار پائی ایک چٹائی ایک بستر ایک تکیہ آٹا اور کجھور کے صرف دو برتن پانی پینے کے لیے ایک برتن ایک پیالہ اور یہ تھی قل کائنات حضرت عائشہؓ کی اور چراغ موجود ہی نہیں تھا راتوں کو چراغ کبھی چلانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اس لیے خان ودا نبوت میں کبھی اتنی دولت آئی ہی نہیں کہ چراغ جلایا جائے لحاظہ چراغ کی ضرورت ہی نہ آئی اس لیے چراغ موجود ہی نہیں تھا۔(اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ سے حضورﷺ کی محبت اور پیار کا انداز

یہ آپ کا علمی کمال ہے چونکہ حضورﷺ کا آپ کے ساتھ بڑا خاص پیار تھا صحابہ اکرام بھی اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ ایک دن حضورﷺ کا قیام ہوتا تو صحابہ کثرت سے تحفے تحائف بھیجا کرتے کہ آج حضورﷺ ہیں ان کی طرف تو کوئی دودھ بھیج دیتا کوئی کجھور بھیج دیتا کوئی پھل بھیج دیتا کہ حضور اپنی اس زوجہ کی طرف ہیں۔ جن کی طرف زیادہ رجحان ہے تو صحابہ اکرام حضرت عائشہؓ کے گھر بھیجا کرتے زیادہ تحفے تحائف یہ حضورﷺ کی محبت میں صحابہ ایسا عمل بھی فرمایا کرتے آقاﷺ کو ان سے اتنی محبت تھی کہ تمام بیویاں اس بات کو محسوس کرتی تھی کہ حضورﷺ کو زیادہ عائشہ کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ایک بار ساری بیویاں اکٹھی ہوئی تو انہوں نے باقاعدہ حضرت فاطمہؓ سے ارشاد کیا کہ آپ یوں کریں کہ آپ جائیں اور حضورﷺ سے زرہ یہ کہے کہ ہمارا بھی خیال کرو ہمارا بھی دھیان کرو صرف ادھر ہے دھیان سارہ تو حضرت فاطمہ پہلے تو نہ مانی لیکن جب ساری بیویوں نے اکٹھا ہو کر کہا تو پھر آپ کو ماننا پڑا اور آپ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی بات عرض کی کہ مجھے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ آپ کا زیادہ رجحان حضرت عائشہ کی طرف ہے تو کچھ ہماری طرف بھی دھیان کیجئے تو

آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے بابا کی جان کیا تمہیں بھی وہ پیارا نہیں ہے جو مجھے سب سے پیارا ہے تو آپ خاموش ہوگئی اور اپنے بابا کا یہ جواب سن کر آپ خاموش ہوگئی واپس آگئی اور فرمایا اب میں نہیں جانے والی حضرت ام سلمہ کو پھر بھیجا گیا آپ جائیں اور جا کر عرض کریں۔

آقاﷺ نے آپ کو بھی یہی جواب دیا:

اے ام سلمہ مجھے عائشہ کے بارے میں نہ پوچھو میں اس کے بارے میں تمہیں عرض نہیں کرسکتا اس لیے کہ عائشہ کے ساتھ جو میرا پیار ہے وہ میرا اور میرے رب کا دیا ہوا ہے تو حضورﷺ کا بے مثال محبت اور آپ کا ایک خاص قسم کی انسانیت کی کنیت تھی اسکی کچھ وجوہات ہیں۔

احادیث آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کرو عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے پسند کرو''۔

عورت کو چار چیزوں کی وجہ سے پسند کرو

حضورﷺ نے مرد کو باقاعدہ معیار۔ اصول دیا ہوا ہے اور آج کا دور چونکہ یہ چیز نظر انداز کی جاتی ہے تو فرمایا کہ ایک عورت کو چار چیزوں کی وجہ سے پسند کرو۔

(۱) مال (۲) حسن (۳) نعصب (۴) دینداری

حضرت عائشہؓ کا امتیاز

صحابہ نے جب سنا تو ان کے چہرے پر ہلکا سا سوال ابھرا ہی تھا کہ حضور سمجھ گئے کہ یہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں اگر تم مجھ سے پوچھو تو دین دار عورت کو زیادہ پسند کرو جو دیندار ہے دین پر عمل کرنے والی ہے تو حضرت عائشہؓ کی محبت حضور کے ساتھ اور حضورﷺ کا آپ کی طرف زیادہ امتی ہونا اس کی بہت بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ نے جتنی حضور کے ساتھ خدمت کی ہے۔ وہ کسی اور بیوی کو اس کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ کا معاملہ تھوڑا سا الگ ہے۔ وہ اس وقت آپ کے ساتھ جب ابھی دین شروع ہوا جب ابھی معاملات چلے تو ان کو تو آپ کمپیٹشن میں رکھتیں نا لیکن جو زندہ تھی ان کے اندر سب سے زیادہ جو دین کی خدمت میں حضرت عائشہ تھی اور کوئی نہ تھا اور یہ حضور کو اتنا پسند تھا کہ آپ یہ کہا کرتے جو لوگ دین میں میرے ساتھ ہیں اصل میں وہی میرے ساتھ ہیں۔ دین دار بیوی کا انتخاب حضرت عائشہؓ کا امتیاز رہا کہ حضور کے ساتھ دین کی بڑی خدمت کی آپ نے آقاﷺ نے ایک دعا بھی مانگی ہے وہ بھی میں عرض کر دیتا ہوں۔

حضور ﷺ کو دنیا میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! جو چیز میرے بس میں ہے میں اس میں عدل سے کبھی پیچھے نہیں ہٹا میں ہمیشہ عدل کرتا ہوں جو چیز میرے بس میں ہوتی ہے میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دیتا نہ کرتا ہوں لیکن مولا جو میرے بس میں ہی نہیں ہے تو قیامت کے دن مجھ سے اس کا حساب نہ لینا عائشہ سے محبت کرنا میرے بس میں ہی نہیں ہے میں اس سے پیار اتنا کرتا ہوں کہ یہ میری محبت ہی اتنی زیادہ ہے کہ میری میرے وہ بس میں ہی نہیں آتی میں کس کو جواب دوں مولا کہی قیامت کے دن تو مجھے اس حوالے سے کچھ کہنا نہیں میرے بس میں نہیں ہے یہ چیز اللہ اکبر پھر آقا ﷺ سے سوال کیا گیا کہ حضور آپ کو دنیا میں سب سے پیارا کون ہے بڑا خوبصورت سوال ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

''عائشہ مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے''

فرمایا حضور اس کے بعد فرمایا: عائشہ کا باپ مجھے سب سے پیارا ہے یعنی عائشہ ہر جگہ ہے لحاظ حضرت عائشہ فہم و مسائل میں دین کے درق میں دین کی خدمت میں معاملات میں حضور ﷺ کی دیگر بیویاں زیادہ حسین ہیں۔آپ کے وہ ہماری امات ہیں۔ ہماری مائیں ہیں اگر مال و دولت دیکھی جائے۔تو دیگر بیویوں کے پاس زیادہ مال تھا اگر حسب نعصب دیکھا جائے اور بھی بیویاں ہیں جن کا حسب و نعصب بہت اعلی ہے لیکن دینداری میں حضرت عائشہؓ سب سے بلند ہیں۔

حضرت عائشہؓ کا حضور ﷺ سے محبت اور پیار کا انداز

آپ کو آقا ﷺ سے جو محبت تھی اب آپ کی بھی محبت کا ایک زاویہ ہے جو آپ کو حضور سے تھی آپ کو حضور ﷺ سے محبت نہیں تھی یہاں جملہ مفسرین نے لکھا۔

''آپ کو حضور ﷺ سے عشق تھا'' محبت نہیں عشق تھا۔

محبت کی انتہا عشق ہوتی ہے بہت خیال رکھتی آپ کا جب آپ کے پاس حضور آتے چونکہ ایک ہی دن نصیب ہوتا تھا تو بڑا خیال رکھتی راتوں کو اٹھ اٹھ کر دیکھا کرتی ایک بار ایسا ہوا کہ حضور ﷺ رات کا وقت تھا تو آپ سو گئے تو حضرت عائشہؓ پچھلی رات کو آپ کی آنکھ کھولی تو آپ نے ٹٹولا بستر کو لیکن آپ کو موجود نہ پایا فورا دل میں خیال آیا کہ یقیناً اس وقت کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہوں گے لیکن جونہی تھوڑا سا غور کیا دیکھا کہ اندھیرے میں کھڑے ہو کے حضور ﷺ نفل پڑھ رہے ہیں تو ساتھ ہی زبان سے بڑا پیار بڑا جملہ نکلا اور کہا

میرے ماں باپ آپ پر قربان میں کیا سوچ رہی ہوں اور آپ کس عمل میں ہیں۔آقا ﷺ اکثر اس طرح رات کو دیکھتے آپ سو گئی ہیں آپ اٹھتے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی آپ جنت البقع تشریف لے جاتے ایسا ہی ایک رات ہوا آپ اٹھے اور جنت البقع چلے گئے حضرت عائشہؓ اٹھی اور آپ بھی ڈھنڈتی ہوئی جنت البقع پہنچ گئیں محبت کا اندازہ لگایئے رات کو کون سی بیوی راتوں کو گلیوں میں ڈھنڈتی گئی اپنے شوہر کون ایسا کرتا ہے کسی کے پاس محبت کا عالم ہو گا ٹھیک ہے آجائے گا یہی ذہن ہوتا ہے لیکن کمال ہے۔آپ اٹھتی اور قبرستان روانہ ہو گئی اور جا کے دیکھا کہ حضور ﷺ ہاتھ اٹھائے ہیں اور غلبا شب برات کا موقع تھا۔حضور ﷺ جنت البقع میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرما رہے تھے جب آپ کو دیکھا تسلی ہو گئی اور واپس آئی تو حضور ﷺ سے پوچھا آپ قبرستان تشریف لے گئے تھے کہا آپ وہاں آئی تھیں کہا جی میں نے آپ کو دیکھا پیچھے آئی کہا ہاں میں نے بھی دیکھا کوئی چیز گزری ہے وہ تم ہی تھی اس قدر محبت اور پیار تھا کہ جاتی اور پیچھے رہتی پھر آقا ﷺ کے ساتھ اس طرح محبت تھی کہ اکثر حضور ﷺ آپ کے دانوں پر سر رکھ کے سو جاتے اور بارہا مرتبہ ہوا کہ حضور ﷺ کے اوپر وحی نازل ہوئی اور آپ کا سر حضرت عائشہ کے ذانوں پر تھا یا حضور کے ساتھ آپ بستر پر ہوتی تو وحی نازل ہو جاتی دیگر کسی بیوی کے ساتھ ایسا کبھی نہ ہوا نو خصوصیات حضرت عائشہ میں ایسی ہیں جو دیگر بیویوں میں نہیں ان میں سے ایک یہ ہے نزول وحی آپ کو حاصل تھا کہ آپ کے بستر پر حضور پر وحی آپ کو حاصل تھا کہ آپ کے بستر پر حضور ﷺ پر وحی ہوتی باقیوں پر ایسا نہیں تھا۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا حضور ﷺ کے ساتھ ادب رسول کا سلسلہ

حضور ﷺ کی زندگی نارمل تھی آقا ﷺ کی کسی بات پر حضرت عائشہ کے ساتھ بحث ہو گئی تھوڑا سا طول آیا صدیق اکبرؓ کو بھی حضور ﷺ سے کوئی کام تھا اسی وقت آپ بھی آگئے آپ نے جب دیکھا کہ آپ کی صاحبزادی حضور ﷺ سے بحث کر رہی ہے۔اب بیوی تو اپنے حساب سے بات کر رہی ہوتی ہے اسکا تو ایک اور انداز ہوتا ہے صدیق اکبرؓ یہ برداشت نہ کر سکے چونکہ جو ادب رسول کا سلسلہ آپ کا ہے۔وہ کسی اور کا نہیں تو آپ نے ادب رسول میں ارشاد فرمایا اب تم مجھ سے بچو گی نہیں۔آپ نے باقاعدہ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اپنی بیٹی کو کہ تم نے حضور ﷺ کے سامنے اس طرح گفتگو کی ہے حالانکہ میاں بیوی کا آپس کا معاملہ ہوتا ہے سو باتیں ہو جاتی ہیں تو حضور ﷺ درمیان میں آگئے اور بچا لیا اور کہا آپ جایئے میں کرتا ہوں بات تو صدیق اکبرؓ چلے گئے آپ نے منہ حضرت عائشہ کی طرف فرمایا اور کہا دیکھا نہ میں نے تمہیں بچا لیا میں نے نہیں تو آج تیرا حشر ہو جاتا تو اس طرح بڑا پیار بھی تھا اور محبت تھی آپ بہت پیار فرماتے۔

آقا ﷺ اکثر فرمایا کرتے جب میں عائشہ کے پاس آتا ہوں تو میرے چہرے پر تبسم آجاتا ہے میں مسکرانا شروع کر دیتا ہوں اس کی جو چھوٹی چھوٹی معصومانہ باتیں ہیں وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔(اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ کی عمر مبارک

چونکہ آپ کی عمر مبارک اتنی زیادہ نہ تھی کیونکہ نو سال کی عمر میں تو آپ کی رخصتی ہوتی ہے تو اس کی وجہ لکھی جاتی ہے تفاسیر کے اندر کہ آپ چونکہ عرب کا گرم علاقہ جو ہے وہاں نو سال کی عمر میں ہی اچھا خاصا انسان جوان ہو جاتا ہے لحاظہ یہ اس وقت آب وہوا بھی بہت اچھی اور دیگر معاملات خوراک بھی اچھی اس لیے نو سال کی عمر ایہ بڑی سہی عمر تھی شادی کے لیے اب چونکہ اس طرح کی غذائیں نہیں رہی

اس طرح آج وہ ماحول نہیں رہا اس لیے سائنس اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اب وہ گروتھ نہیں کر رہی انسان کی جو چودہ سو سال پہلے تھی اس وقت لوگوں کی گروتھ زیادہ ہو جاتی تھی عمریں کم نظر آتی تھیں لیکن گروتھ بہت زیادہ تھی اس لیے نو سال کی عمر میں تو آپ کی شادی ہو جاتی ہے تو آپ کا ذہن ہی وہ نہیں تھا جس طرح میچور ہوتا ہے ایک بار ایسا ہوا کہ آقاﷺ تشریف لائے۔ آپ نے آٹا ان کے لیے گوندھا کھانا کھلاتی ہوں تو حضور تشریف لائے لیٹ گئے اور سو گئے۔ آپ نے بھی تھوڑا سا دیکھا چلو اٹھتے ہیں تو پھر دیتی ہوں آپ بھی لیٹ گئی آٹا ویسے ہی پڑا رہا بکری کوئی اندر آئی سارا آٹا کھا گئی حضورﷺ جب اٹھے تو آٹا ہی کوئی نا آپ نے فرمایا یہ کیا ہوا فرمایا میں تو سمجھی تھی ایسا نہیں ہوگا لیکن یہ جانور جو ہے نہ اب مجھے احتیاط کرنی پڑے گی اسطرح کے بھی معاملات ہوئے تو جو حضورﷺ کے تبسم کا باعث ہوتے اور آپ اس پر بہت خوش ہوتے۔ (اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ کی عادت مبارکہ

آقاﷺ کا طریقہ کار

پھر آپ کو اکثر آقاﷺ کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانے کی عادت تھی یا اکثر کھاتی آقاﷺ کے ساتھ جہاں سے حضورﷺ دودھ نوش فرماتے وہی سے آپ بھی پیتی حضور جہاں سے وہ دودھ پیتی وہاں سے حضورﷺ برتن کے اس جگہ پر اپنے لب مبارک لگاتے تو یہ میاں بیوی کا ایک ایسا خوبصورت رشتہ اور ایسے پیارے کلمات ہیں۔ جن سے محبت کی ڈوریں باھندی ہوئی ہیں اور یہ بھی آپ نے فرمایا کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ صحابہ اکرام کی جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے کسی غزوے پر جانا تھا حضور کی عادت تھی۔ آپ ہر غزوے پر اپنی ایک زوجہ کو ضرور لے کر جاتے تھے اور اس کی باقاعدہ قراندازی ہوتی تھی لفظ لکھ دیئے جاتے اور حضور پھر خود اٹھاتے ایک پرچی اس پر پھر جو نام ہوتا اسی بیوی کو ساتھ لے جاتے۔ یہ آقاﷺ کا طریقہ رہا۔ آپ کبھی بھی اکیلے غزوے میں نہیں گئے کسی سفر پر لمبے ہمشہ کسی بیوی کو ساتھ لیا آپ دس غزوے میں ساتھ تھی تو حضور کے ذہن میں کوئی بات آپ نے فرمایا:

اے صحابہ تم زرہ آگے چلے جاؤ دور ہو جاؤ صحابہ دور آگے چلے گئے حضورﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا چلو دوڑ لگاتے ہیں کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ کوئی نہیں با پردہ ہے کوئی بات نہیں دوڑ لگائیں حضرت عائشہؓ نے دوڑ لگائی آقاﷺ جو ہیں۔ آپ کی عمر مبارک زیادہ تھی۔ حضرت عائشہؓ اس وقت کم سن تھی۔ جسم مبارک اتنا وزنی نہ تھا تو حضور سے آگے نکل گئیں دوڑ جیت گئیں دوڑ حضورﷺ سے جیت گئیں تو آقاﷺ محبوب خدا سے دوڑ میں آگے نکلنا بہت بڑی سعادت ہے تو حضور جو ہے آپ خاموش ہو گئے کچھ عرصہ گزرا تو آپ دوبارہ پھر ایک موقع آیا وقت چونکہ زیادہ ہو چکا تھا۔ آپ کا بھی جسم مبارک بھاری ہو چکا تھا عمر تھوڑی سی بڑھ گئی تھی۔ حضورﷺ نے پھر کہا آؤ دوڑ لگاتے ہیں۔ اب حضور آگے نکل گئے کہا عائشہ یہ وہ پچھلے دوڑ کا بدلہ نکال لیا میں نے وہ بدلہ اتر گیا آج جو تو پہلے جیتی تھی اس کا بدلہ ہے۔

یہ دیکھیں کیا یہ نارمل زندگی نہیں ہے یہ جو ایک عجیب وغریب ہم ایک زندگی گزارتے ہیں ایک ٹارزن جا کے گھر میں بن جاتے ہیں۔ عجیب وغریب ایک ڈرونا قسم کا باپ کا ایک تصور ہے یا خاوند کا ایک تصور ہے یہ وہ نہیں ہے یہ بڑا الی نیئٹ بڑا سادہ پیار والا باہر وہ محبوب خدا بھی ہیں۔ رسول بھی ہیں اللہ کے خاص نبیوں میں بھی ہیں ان کا ادب بھی بے شمار ہے لیکن جب گھر آتے ہیں تو آپ سے زیادہ نرم بھی کوئی نہیں ہے۔ آپ سے زیادہ کوئی خوش ذوق بھی نہیں ہے۔ آپ سے زیادہ کوئی معاف کرنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ سے زیادہ کوئی محبت کی فضا خود قائم کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اب جب میں یہ اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں۔ جب میں یہ سوچتا ہوں تو یہ سب کچھ حضور خود ان کو موقع دیتے تھے تو ہوتا تھا اگر آقاﷺ تھوڑا سا سخت ہوتے تو ان کو موقع ہی نہ ملتا لیکن حضورﷺ نے ایسا موقع کبھی بنایا ہی نہیں اپنے گھر میں ٹینشن اور مار داڑ کی فضا قائم کی جائے ایک دوسرے کے اوپر گالیوں کی بچھاڑ اور جوتیاں مارنا اور بیوی کو چھوٹا سمجھنا ایسا حضور نے کیا ہی نہیں۔

بلکہ ایک احادیث کہہ کر حضورﷺ نے سند لگا دی اس بات پر:

”تم میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے اچھا ہے“۔

میں تم سب میں اپنی بیویوں کے حق میں سب سے زیادہ اچھا ہوں تو حضورﷺ نے یہ کہہ کر سند لگا دی کہ تم یہ ٹارزن شپ گھر سے باہر رکھو۔ یہ جو تمہارا جلات پن ہے نا یہ جو ڈکٹیٹر شپ کا جوزاویہ ہے۔ یہ جو تمہارا عجیب وغریب سختی چڑھ گئی ہے اس کو گھر سے باہر رکھو اندر اس کو نرمی میں بدلوا گر تم گھر میں جاؤ تو تمہاری وجہ سے بچوں کے چہرے پر خوشیاں آ جائے۔ تمہارے اندر جانے سے تمہارے ماں باپ کے چہرے کھل اٹھے تمہارے بہن بھائی خوش ہو جائے بجائے بڑے آ گئے ہیں۔ اسے سیدھے ہو جاؤ بند کر دو ٹی وی بھی لائٹ بھی بند کر دو سو جاؤ سارے والد صاحب آ گئے ہیں۔ خاوند آ گیا ہے یہ کوئی ---

جب تک ہم اس طرح کی زندگی میں نہیں آئے گے نہ ہماری اندر کی زندگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ (اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ کا عبادت کا انداز

یہ حضرت عائشہؓ کا معاملہ جو حضور کے ساتھ محبت کا تھا۔ پھر آپ کی ایک اور عادت مبارکہ جو آپ کی سیرت میں ہے حد ہو گئی ہے۔ عبادت الہی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں اور عبادت کرنے کا انداز بہت پیارا تھا۔ آپ جب حضور آتے ہیں گھر میں تو آقاﷺ چونکہ آپ کی ساری زندگی عادت رہی کہ آپ نے تہجد پڑھی ہے اور تہجد آپ پر فرض تھی۔ آپ پر چھ نمازیں فرض ہیں۔ حضورﷺ ہم جیسے نہیں ہیں نہ شرعی طور پر نہ جسمانی طور پر آپ ہم جیسے نہیں ہیں بعض کہتے ہیں ہو تو ہم جیسے ہی ہیں تو لحاظ کیا ضرورت ہے ہم اتنا ادب کیوں کرتے ہیں ہمارے جیسا انسان تجھے کس نے کہہ دیا ہمارے جیسا انسان کا نام کلمے میں آ سکتا ہے حضورﷺ کا نام کلمے میں ہے۔ تیرے اوپر ۵ نمازیں فرض ہیں۔ حضورﷺ پر چھ نمازیں فرض تھیں زکوۃ تجھ پر فرض ہے حضورﷺ پر زکوۃ فرض ہی نہیں تھی۔ آقاﷺ جان ایمان ہیں اور تو ایمان لاتا ہے حضورﷺ خود ایمان ہیں۔

آقاﷺ کی خاصیت

آقاﷺ کی خاصیت تھی کہ آپ تہجد پڑھا کرتے تھےتو دوسرا یہ کہ راتوں کولمبی لمبی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی آپ کی عادت تھی۔تہجد میں آپ خاص طور پر اہتمام کرتے تھے۔لمبی تلاوت کا تو حضرت عائشہ کی عبادت کا انداز دیکھے وہ کیا ہے آپ خصوصی اہتمام کرتی حضورﷺ کے لیے با قاعدہ پہلے تو وضو کا پانی اگر سردیاں ہوتی تو گرم کرتی اور اگر گرمیاں ہوتی تو باقاعدہ ٹھنڈا پانی مہیا کرتی اور مصالحہ بچھا اور دیگر اہتمام کرنا حضورﷺ کے لیے یہ آپ کی عادت تھی جب آپ آ جاتے جب آپ نے وضو کرنا ہوتا تو آپ بھی وضو فرماتی اور حضورﷺ امام بنتے اور حضرت عائشہ ؓ مقتدی بن جاتی تہجد میں امام حضور ہیں ہر نماز اپنی جگہ بڑی اعلی ہے لیکن تہجد کا کوئی ثانی نہیں۔اللہ کی خاص رحمتوں کا نزول ہے۔

آقاﷺ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ

میں پچھلی رات میں پہلے آسمان پر آتا ہوں وہ تہجد کا وقت ہے۔اس وقت کوئی مجھ سے جو بھی مانگیں رزق مانگیں اولاد مانگیں اپنا کوئی بھی مسئلہ میرے سامنے رکھ دے میں حل کردوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔ ہر رات آتا ہوں۔تہجد کا وقت ہوتا۔ نبی کریمﷺ اٹھ کے نماز پڑھتے اور وہ امام ہے اور اس کے پیچھے مقتدی بنی ہے حضرت عائشہؓ ہیں کتنا نور جذب ہوتا ہوگا حضورﷺ تلاوت کرتے ہیں۔سورۃ البقرہ کی لمبی تلاوت کرتے ہیں۔سورۃ آل عمران کی لمبی تلاوت کرتے ہیں۔سورۃ النساء کی لمبی تلاوت ہوتی ہے اور اس میں کتنی درد کی آیتیں ہیں فرماتے ہیں کہ سیرت میں ہے کہ بعض آیتیں ایسی گزری کہ حضورﷺ بھی رو رہے ہیں اور پیچھے حضرت عائشہؓ بھی رو رہے ہیں اور دونوں رو رہے ہیں اور اس طرح کا روحانی منظر کئی راتوں کو رہا کئی راتیں اس طرح آپ کی حضورﷺ کے ساتھ گزرتی ہیں اور مسلسل عبادت میں حضورﷺ کے ساتھ امامت حضور کی مقتدی حضرت عائشہؓ اور آپکو اتنی عادت تھی کہ حضورﷺ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا اتنا شوق تھا کہ حضور مسجد نبوی میں جماعت قائم کرتے ہیں۔آپ کا حجرہ مسجد نبوی کے ساتھ تھا تو صحابہ کی لائن حجرے تک پہنچ جاتی۔ جو مسجد نبوی میں ہوتے حضرت عائشہ ؓ اتنا شوق رکھتی کہ آپ حجرے میں ہی حضورﷺ کے پیچھے جماعت میں شامل ہو جاتی۔(اللہ اکبر) کہہ کر جمعہ بھی حضور کے پیچھے پڑتی نمازیں بھی حضور کے پیچھے پڑتی۔اسی طرح عبادت کا انداز رہا شوقین رہی اسی طرح آقاﷺ کے ساتھ چاشت پڑھنا بھی آپ کا پسندیدہ عمل تھا یہ چھ بجے کے بعد چار نفل ہوتے ہیں یہ پڑھے جاتے ہیں۔حضورﷺ چونکہ اس کا بھی اہتمام کرتے تھے تو آپ کو بھی چاشت کی نماز بڑی پسند تھی آپ پڑھا کرتی تھی۔

حضرت عائشہؓ کا پسندیدہ عمل

روزہ رکھنا آپ کا پسندیدہ عمل تھا اکثر روزے سے ہوتی۔حضورﷺ جب مسجد میں اعتکاف کرتے تھے تو آپ محبت رسول میں اتنے دن رہا تو جاتا نہیں تو لحاظہ عشق بھی بے حد تھا تو آپ نے اجازت لی۔حضورﷺ سے اور اپنا خیمہ ہی مسجد نبوی کے صحن میں لگوا لیا کہ میں بھی اعتکاف کروں گی۔حضورﷺ صبح فجر کے بعد آپ کے خیمے میں قیام کرتے اور پھر آپ اپنے حجرے میں تشریف لے جاتے اندر تو جو ہے اگلے سال ایسا ہوا جب آپ نے دوبارہ حجرہ لگایا تو دیگر ازواج نے بھی اس کی نقل کی کہا اگر آپ لگا سکتی ہیں تو ہم بھی لگا سکتی ہیں تو صبح حضورﷺ اٹھے تو مسجد نبوی کے صحن میں کئی حجرے لگے ہوئے تھے تو آپ نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا حجرے ہیں اور آپ کی ازواج کے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ یہ اجازت نہیں ہے تو پھر آپ نے محبت سے انھیں بھیج دیا نہیں نہیں آپ گھروں میں اعتکاف کریں یعنی اس حد تک عشق میں تھی نہیں میں نے ساتھ ہی رہنا ہے اعتکاف بھی آپ کے ساتھ کرنا ہے ایک اور اہم چیز ہے شادی شدہ بچیاں آپ کے ساتھ اس وقت دس خواتین تھی ایسا پہلو ہے اس پر آ کر عورت کی عقل بند ہو جاتی ہے۔سوکن کے ساتھ سلوگ اچھا کرنا یہ سمجھے انسان فرشتے سے بھی آگے نکل جاتا ہے آج کے دور میں سوکن کو برداشت کرنا اور اس کے لیے اچھے الفاظ بولنا سوکن کے لیے دعا کرنا یہ کہاں لکھا ہے آؤں میں بتاؤں

حضرت عائشہؓ کا سوکنوں کے ساتھ سلوک

حضرت عائشہ ؓ نے اپنی سوکنوں سے کیا سلوک کیا۔

دس بیویاں حضورﷺ کی زندہ تھی جب حضرتﷺ کا سارا سلسلہ بنا آگے شادیاں فرماتے چلے گئے۔حضرت عائشہؓ کے بعد نو شادیاں مزید فرمائی ایک کو طلاق ہوئی ایک کا وصال ہوا اس طرح نو بیویاں اور آپ کے ساتھ آٹھ سوکنیں موجود تھی۔جن کا آپ کے ساتھ رہا معاملہ حضرت عائشہ ؓ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا وہ ضرب مثل ہے حضرت خدیجہ چونکہ پہلے ہی وصال فرما چکی تھی لیکن آپ نے ان کے لیے بہت دعا مانگی ہے اور آپ فرمایا کرتی ہیں کہ میں حضور سے حضرت خدیجہ کا ذکر سنتی حضور جس طرح حضرت خدیجہ کی بات کرتے تھے اور جب حضور حضرت خدیجہ کی بات کرتے جس طرح ان کے چہرے پر محبت اور پیار آ جاتا تھا مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ کاش ان کی جگہ میں ہوتی اس قدر آقاﷺ کو حضرت خدیجہ سے محبت ہوتی اور یہ الفاظ حضرت خدیجہؓ کے لیے استعمال کیے جب وہ دنیا سے رخصت ہو چکی ہوتی تھی پھر حضرت سوداؓ جو حضورﷺ کی ذوجہ ہیں ان کے بارے میں بھی آپ نے کہا سودا حضور کی ایسی بیوی ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میری جان سودا کے جسم میں ہوتی اس قدر مجھے ان سے محبت ہے کہ جان میری ہوتی جسم سودا کا ہوتا اتنا وہ مجھے ان کے اعمال سے محبت ہے حضرت سودا کے لیے بہت اچھے الفاظ بولے حضرت حفصہ ؓ سے بڑی محبت فرمائی جو حضرت عمر کی بیٹی ہیں جو حضورﷺ کی زوجہ بھی ہیں۔حضرت جویریہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ حضورﷺ کی تمام امات المومنین میں جن میں اللہ تعالی نے بہت حسن عطا کیا ہوا تھا ان میں حضرت جویریہ کا نام سرفہرست ہے تو حضرت کیساتھ بھی آپ کا بڑا الفت اور پیار کا معاملہ رہا اور اکثر تحفے تحائف بھیجا کرتی اور کبھی کھانے کی چیز ہوتی تو آپ جویریہ کو بھیج دیتی اور وہ آپ کو بھیج دیتی اس سوکنوں کے ساتھ ایک آئیڈیئل رویہ حضرت عائشہؓ کا تھا جو کسی حالت میں بھی ایک واقعہ بھی ایسا سیرت میں نہیں نظر آتا کہ کسی جگہ لڑائی ہوئی ہو اور آپ کا تلاخی کسی سوکن نے آپ میں لڑائی ہو۔

واقعہ عفک اسلام کی تاریخ میں

واقعہ عفک اسلام کی تاریخ میں نازک واقعہ ہے اس کو سمجھنا چاہیے یہ کیا ہوا تھا معاملہ کیا تھا۔اس کا قرآن میں ذکر بھی ہے اور با قاعدہ آیات اتری ہیں۔حضرت عائشہ ؓ کی تطہیر کے اندر جو آیتیں اتری ہیں۔ان

میں ہے ایک آیت میں نے پڑھی حضورﷺ ہر غزوے میں اپنی ذوجہ کسی نہ کسی کو فرما ساتھ لے کر جاتے تو ایسے ہی حضرت عائشہ غزوہ بنی مطلق یہ وہ غزوہ ہے جس پر آپ تشریف لے گئے تھے اور واپسی پر حضرت عائشہؓ کو ساتھ لیا گیا تو آپ نے اپنی سہیلی سے ادھار ہار لیا تھا کیونکہ آپ کی عمر اتنی زیادہ نہ تھی ہار پہنے کی شوقین تھی۔ جی چاہتا تھا زیورات ہر عورت کی کمزوری بھی ہوتی ہیں ان کے ذہن میں ہوتا ہے اس کو پہنا جائے۔ آپ کے سفر پر جار ہے ہو مجھے ادھار دے دو سفر پر جانے سے پہلے لیا اور پہن لیا واپسی پر رات کے وقت پراؤ ہوا روکا قافلہ اور آپ حاجت فرمانے کے لیے قریب ہی سہی جھاڑی کے پیچھے چلی گئیں۔ اب وہاں اندھیرے میں کچھ ایسا معاملہ بنتا ہے کہ وہ ہار جو ہے اس کی ڈوری کمزور تھی یا شاید وہ صحیح طرح بندھا نہ تھا اور وہ ٹوٹ گیا گر گیا اور آپ واپس اس سے پہلے کہ آتی آدھے راستے میں جب آپ نے ٹٹولا اور ہار سے تو وہ موجود نہ تھا تو آپ نے خیال کیا کہ یہ یقیناً وہیں گرا ہے ابھی اس خیال می یقیناً پراؤ موجود ہے اور میرا انتظار کرے گے وہ اندر دیکھ لیں گے۔ آپ کا ایک لکڑی کا حجرہ ہوتا تھا جس پر آپ کو سوار کیا جاتا تھا ارگرد پردے گرا دیئے جاتے اور آگے پیچھے ایک ایک صحابی کی ڈیوٹی تھی کہ وہ اٹھالے اور اس کو چلایا کرتے تھے تو چونکہ آپ کا اتنا وزن مبارک نہ تھا تو اس لیے کسی کو پتہ ہی نہ چلتا کہ اندر بیٹھی ہیں یا نہیں تو آپ جو ہیں واپس چلی گئیں ادھر انہوں نے جب پلان اٹھایا چونکہ میں نے ابھی عرض کیا چونکہ وزن اتنا تھا نہیں پتہ نہیں چلا کہ اندر وہ موجود نہیں ہے پردہ چونکہ گرا ہوا تھا کسی کی جرات نہیں کہ وہ حضورﷺ کی بیوی کے لیے پردہ پیچھے کرے یہ ہو ہی نہیں سکتا ادب کا تقاضا تھا انہوں نے پوچھنا مناسب نہ جانا اٹھالیا اور پراؤ ختم کیا گیا اور چلے گے اور آپ جب پہنچی تو سناٹا طاری تھا کوئی چیز موجود نہ تھی اور ہر طرف جو ہے دور دور تک کوئی بندہ نہ تھا۔ آپ وہی پر بیٹھ گئیں یقیناً آگے جائیں گے تو روکے گے اور روکے گے تو پردہ میں نہیں نکلوں گی تو پھر وہ دیکھ لیں گے اور واپس آجائے گے کہ می پیچھے ہوں پھر آپ وہی بیٹھ گئیں اسی عقل مندی پر کہ مجھے آکے دے دیں۔

حضرت ابن صفوان کی ڈیوٹی

حضرت ابن صفوان کی ڈیوٹی یہ ہوتی تھی کہ آپ ایک ڈیڑھ دو میل پیچھے رہتے تھے۔ فوج سے پیچھے رہتے تھے آپ کی ڈیوٹی حضورﷺ نے اسی لیے کام پر لگائی تھی کہ آپ نے پیچھے رہنا ہے اگر کوئی جانور بھاگ جائے کوئی اونٹ بھاگ جائے یا کسی قافلے والے کی چیز گر جائے ذہر ہے کمان تیر ہوتے ہیں تو وہ کہی گر جائے تو راستے میں اٹھائے چلے جانا ہے اور پیچھے رہنا ہے۔ آپ نے ساتھ نہیں ملنا تو حضرت صفوان اسی مقررہ وقت کے مطابق پیچھے سے چلتے ہوئے۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے دیکھ لیا ابھی پردے کی آیتیں چونکہ نازل نہیں ہوئی تھیں لحاظہ آپ نے حضرت عائشہ کو پہنچان لیا کہ یہ حضورﷺ کی زوجہ ہیں آپ نے

انا اللہ وانا الیہ راجعون

اونچی آواز سے پڑھا اور پہنچان لیا کہ میں آپ کے ساتھ ہو پریشان نہ ہو۔ آپ میرا اونٹ لیں ادھر بیٹھ جائیں بالکل نہ پریشان ہو میں آپ کے ساتھ ہوں آپ اوپر بیٹھ گئے۔ پردہ کر لیا اور حضرت صفوان جو ہیں۔ انہوں نے اونٹ کی نا کیل پکڑ لی اور آپ مدینے کی طرف چل پڑے۔ آپ چونکہ اس دور کا معاملہ تھا۔ وہ منافقین کے حوالے سے بہت سخت تھا۔ منافقین کثرت سے تھے یہودی بہت زیادہ تھے۔ وہ کثرت سے کلمہ پڑھتے تھے لیکن اندر سے مسلمان نہیں ہوئے تھے تو ان لوگوں کو تو موقع چاہیے تھا اور خاص طور پر عبداللہ ابن ابی جو منافقین کا سردار کہلاتا رائس المنافقین وہ بھی موجود تھا اس کو ہر حالت میں کسی طرح بھی مسلمانوں کو ڈیگریٹ کیا جائے یہ تو اسی نے ضرور موقع ضائع نہیں جانے دیتا تھا۔ ادھر جب قافلہ روکا اور پردہ نہ ہلا تو دیکھا گیا کسی خاتون کو بھیجا دیکھیں ابھی تک باہر نہیں آئی۔ جب پردہ کیا تو موجود نہ تھی پریشان ہو گے کہ کہاں چلی گئیں ڈھونڈنے لگے تو تھوڑا وقت گزرا حضرت صفوان جو ہیں وہ لے کر آرہے ہیں۔

اب وہی بات کہ انسان جو دیکھتا ہے اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے یہ بہت بڑی ایک چینی کہاوت ہے کہ انسان جو دیکھے پھر بھی یقین نہ کرے کیونکہ انسان کی آنکھیں بھی بہت بڑا دھوکا دے جاتی ہیں۔ انسان خود ہے جب تک پھڑک نہ لے اچھی طرح ہاتھ لگا کے چیک نہ کر لے اس وقت تک یقین نہ کرے یہ چونکہ ہم زیادہ تر لوگ جیسے دیکھتے ہیں فوراً یقین کرنے پر تل جاتے ہیں خا طور پر ہمارا میڈیا اس وقت جو حالات پیدا کر رہا ہے جو دیکھایا جا رہا ہے حالانکہ اس کے پیچھے اصلیت بالکل کم ہوتی ہے۔ وہ دیکھایا جا رہا ہے غلط لیکن وہ اتنا غلط نہیں ہوتا انسانی آنکھیں دھوکا کھا جاتی ہیں تو ایسا ہی ہوا جب پہنچے تو منافقین نے شور کر کے دیا نعوذ باللہ انا نعوذ باللہ کہا گیا۔ کہ اب آپ پاک نہیں رہی ہیں۔ آپ کی پاکیزگی اب نہیں رہی ہے۔ آپ پاک نہیں تو آپ گھر چلی گئیں کسی نے آپ کو بتایا نہیں علم نہ ہوا کہ آپ کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کسی نے نہیں بتایا گھر چلی جاتی ہیں تو آپ کی والدہ جو ہیں دیگر سہلیاں جو ہیں کچھ ہی دنوں بعد آپ کو اسکی خبر ہوتی ہے کہ میرے بارے میں تو یہ کہا گیا یہ بات مشہور ہوئی کہ رات کا وقت تھا آپ حضرت صفوان کے ساتھ آئی ہیں تو یہ معاملہ ایسا ہے اسلام کو ہر قسم کی حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے واقعہ کربلا جو آج محرم کے دنوں میں ہم موجود ہیں وہ بھی آپ کے سامنے ہے کون سے دن ہیں جو اسلام پر نہیں آئے۔ کون سی ایسی آزمائش ہے جو حضورﷺ پر نہیں آئی کون سا ایسا دکھ ہے۔ جو حضورﷺ پر نہیں ڈالا گیا ہم دکھوں سے بھاگتے ہیں نہ کہ میرا کوئی نقصان نہ ہو جائے میری کوئی پریشانی نہ آجائے میرے پر کوئی آزمائش نہ آجائے بئی یہ ہو ہی نہیں سکتا بئی جب حضورﷺ پر دکھ اور آزمائش آئیں ہیں تو ہم کس باغ کی مولی ہے تو نے کون سا بڑا اللہ کا کام کیا ہے اس قدر بڑی بڑی آزمائشوں میں سے واقعہ افک ہے آقا علیہ السلام خاموش رہے آپ کے چہرے پر بہت غم اور دکھ کی کیفیت تھی۔ حضرت فاروق اعظمؓ اس قدر جلال میں تھے کہ آپ حضورﷺ کے پاس آئے فرمایا: حضور میں عمر اس بات کی گواہی دیتا ہوں خدا کی قسم جو اللہ آپ کا اپنا نبی بنا سکتا ہے وہ آپ کے لیے کوئی غلط عورت چن ہی نہیں سکتا ہے۔ میں یہ مان ہی نہیں سکتا ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کے لیے کوئی ایسی عورت چنی جائے جو غلط ہے آپ اللہ کے محبوب ہیں اللہ آپ کو ناپاک چیز کیسے دے سکتا ہے یہ کمال الفاظ تھے جو حضرت فاروق اعظمؓ کے اس وقت ادا ہوئے صدیق اکبرؓ اور کچھ صحابہ اکرام بھی اس نرگے میں آئے اور باقاعدہ اس پر بات کی کہ ایسا ہو گیا ہے۔ (اللہ اکبر)

حضرت عائشہؓ شدید بیمار رہی آپ کو بخار آیا آپ اور شدید آپ پر گریہ طاری رہا اتنا روتی رہی کہ آپ کے نہ مسئلے کو کوئی حل کرنے والا تھا کیونکہ اب اللہ اور اس کے رسولﷺ کا معاملہ ہے اور حضرت عائشہؓ حضورﷺ کی بیوی ہیں کون آ کے صلح کروائے گا اور کون اس کو سچا ثابت کرے گا سوائے قرآن پاک کے اس آیت پر کہ

”بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی گھر والو تمہیں ہر ناپاک سے دور کر دے اور تمہیں اس طرح پاک کر دے جیسے پاک ہونے کا حق ہے۔“

یہ آیت حضرت عائشہ کے لیے ہی تھی پاک سارے ہوگئے یہ آیتی جب اتری حضورﷺ خوشی سے نہاں ہوگے۔ جب جا کے حضرت عائشہؓ کو یہ آیت سنائی گئیں آپ سجدہ ز رہوگئیں آنسو بہائے روتی اور فرمایا میرے اللہ نے میری عزت بچالی۔ یہ واقعہ عفک ہے۔

حضورﷺ کی مدینہ شریف ہجرت

جب حضورﷺ نے مدینہ شریف میں ہجرت فرمائی تو بہت سارے صحابہ اکرام نہ آسکے جب آپﷺ تشریف لے آئے پیچھے سے صحابہ اکرام نے بھی جو اپنے مال کی وجہ سے کاروبار کی وجہ سے یا بیوی بچوں کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے کچھ ہی عرصہ گزرا تو انھوں نے بھی اپنے کاروبار سمیٹے اور جو مجبوریاں تھیں انھیں دور کر کے وہ بھی مدینہ شریف میں پہنچ گئے۔ تقریبا چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ اب اس دوران قرآن پاک نازل ہوتا رہا حضورﷺ کی صحبتیں حاصل رہی آقاﷺ کے قریب بیٹھتے رہے اور حضورﷺ اسی طرح درس اور تدریس فرماتے رہے علم بٹتا رہا دل پاک ہوتے رہے درجے بلند ہوتے رہے۔ درس اور تدریس جاری رہی اب چھ ماہ بعد جب لوگ وہاں پہنچتے ہیں تو چونکہ چھ مہینے کا جو گیپ درمیان میں آچکا تھا درس اور تدریس سے محروم رہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کی سعادت ان دنوں میں نہ حاصل ہوئی۔ جب یہ یہاں آئے تو حالات ہی بدل چکے تھے۔ وہ صحابہ جنہوں نے چھ ماہ پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ اب علماء بن چکے ہیں ان کی گفتگو کے اندر ایک پختگی تھی۔ قرآن پاک کی آیات ان کے دلوں پر نقش تھیں۔ حضورﷺ کے ساتھ ساتھ بیٹھ بیٹھ کر درس لے کر ان کے خیالات بڑے اعلی ہو چکے تھے اور انکی سوچوں کا زاویہ ہی بدا چکا تھا۔ اب یہ چھ ماہ بعد میں شامل ہوئے۔ یہ آپس میں بیٹھے اور اب آپس میں بیٹھ کہ انھوں نے یہ کہا کہ ہم جب آئے ہیں یہاں تو وہ ہمارے ہی دوست ہمارے ہی رشتہ دار جو چھ ماہ پہلے حضورﷺ کے ساتھ آ گئے تھے۔ اب وہ علم کے اس درجے پہ جا چکے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو شرم آتی ہے ہمیں افسوس ہوتا ہے ہمارا جی جو ہے وہ گھبرانے لگتا ہے کہ اس قدر ہم علم میں پیچھے رہ گئے اب اسکا کیا حل ہے ایک صحابی نے تو جوش محبت میں کہا کہ مجھے جس نے روکا ہے کہ چھ مہینے میں نہیں آسکا میں اسے قتل کرنا چاہتا ہوں اور وہ مال جس نے مجھے روکا میں وہ راہ خدا میں دینا چاہتا ہوں تو یہ باتیں حضورﷺ تک پہنچ گئیں آپﷺ کو بھی بتایا گیا کہ وہ صحابہ جو دیر سے پہنچے ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیں جنکی وجہ سے ہم قرآن کے علم سے محروم رہ گئے اور آج یہ کرم جو صحابہ اکرام کے پاس ہے۔ وہ ہمارے پاس نہیں ہے حضورﷺ کو جب علم ہوا تو آپﷺ نے طلب فرمایا اور آپﷺ نے بڑی خوبصورت ایک بات ارشاد فرمائی فرمایا:

کہ ایسا نہیں کرنا کیونکہ ابھی ہم مدینے میں آئے ہیں ابھی ہمارا داخلہ ہوا یہ یہاں تو اگر آپ قتل و غارت کریں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ تو آپس میں ہی لڑتے رہتے ہیں خبردار تم لوگوں نے ایسا نہیں کرنا کہا حضورﷺ کو پھر ہمارا مسئلہ حل کیجئے وہ جو علم کی نہریں پی چکے ہیں ہمیں کیا کیا جائے ہمیں کچھ ایسا بتائیں کہ ہم بھی وہ پی لیں فرمایا کہ تم بس جہاں سے آئے ہو وہی سے شامل ہو جاؤ لیکن جو تم سے علم میں آگے نکل گیا وہ نکل گیا اب تم اس کو نہیں پا سکتے تو یہ ہے وہ حقیقت خدا کی قسم جب احادیث سے یہ واقعہ پتہ چلتا ہے تو اس وقت جو یہ ہمارا وقت گزر رہا ہے۔ یہ زندگی جو فضول ضائع ہو رہی ہے اور جو علم کے خزانے ہمارے ہاتھوں سے ضائع ہوتے ہوئے آج کتنے عرصے گزر گئے اور ہم کہاں کہاں پہنچ سکتے تھے۔ ہمیں علم کا کتنا اللہ راستہ عطا کر سکتا تھا لیکن چونکہ کسی نے ایسا کبھی بتایا نہیں اندازہ کیجئے کہ جو لوگ آپ آج پڑھ رہے ہیں۔ آپ آج سیکھ رہے ہیں انشااللہ کل کو آپ استاد بنے گئے کل کو اللہ آپ کو توفیق دے گا۔ آپ کو ایسے ہی راستے عطا کر دے گا جہاں سے آپ کی زبان سے لوگوں کو دین کا علم حاصل ہوگا۔

احادیث

حضورﷺ تشریف رکھتے تھے کہ حضرت غزائیل تشریف لائے۔ اسلام کی اور عرض کی۔ حضورﷺ آپکی خدمت میں ایک صحابی آتے ہیں ان کا تھوڑی ہی دیر میں وصال ہونے والا ہے تو جی چاہا کہ پہلے آپﷺ کی بارگاہ میں اسلام عقیدت عرض کر دوں تو اس لیے میں جلد ہی آ گیا۔ آپﷺ کو سلام کرنے کا شوق تھا کہ تھوڑی دیر آپﷺ کی مجلس میں بیٹھوں گا تو فرمایا

کہ اے غزائیل کیا اجازت ہے میں اسے بتا دوں کہا جی حضور انھیں بتا دیجئے کہ ابھی کچھ ہی لمحوں اور ان کا وصال ہے۔ حضور نے اسے قریب بلایا فرمایا اے صحابی کچھ وقت گزرے گا ابھی تھوڑا وقت ہے تیرے پاس تو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا وہ بےقرار ہو گیا کیونکہ زبان مصطفیٰ پہ اعتبار ہے فورا کہا حضور کہ مجھے بتائیے کہ اس وقت میں کیا کروں جو اللہ راضی ہو جائے یہ جو تھوڑا سا وقت آپﷺ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تھوڑی دیر اور میں میری موت ہے فرمایا صحابی میرے قریب ہو جاؤ اور مجھ سے علم سیکھنا شروع کر دو علم کی باتیں سیکھو وہ قریب ہو گیا۔

حضورﷺ نے اس کو چند احادیثوں کی چند آیات کی تفاسیر سمجھائی اور اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ اگر خدا کی قسم یہ جو آپ کام کر رہے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی کام ہوتا تو حضور اس وقت اس کو وہی کرواتے لیکن اس سے بہتر دنیا میں کوئی کام نہیں تعلیم لینا علم لینا چھی باتیں سمجھنا یہ اس کائنات کا سب سے عظیم کام ہے جس میں آپ مصروف ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی سیرت مقدسہ جاری ہے۔ جب سے میں نے حضرت عائشہؓ کی گفتگو کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپﷺ کی زندگی ایک ایسی زندگی ہے جو لڑکپن سے شروع ہو کر جوانی سے گزرتی ہوئی شادی کے بعد سے لیکر اور بیوہ ہونے تک اور اسے بعد وصال تک ہر عورت کیلئے کامل نمونہ ہے لیکن ہماری خواتین کیلئے یہ چیز بہت کم ہے کہ انھیں حضرت عائشہؓ کی سیرت کا پتہ ہو۔

حضرت عائشہؓ کا عملی مقام

حضرت عائشہؓ کا عملی مقام گفتگو اس پہ عرض کرتے ہیں دیگر صحابہ اکرام بھی ہیں۔ جو حضورﷺ سے علم لیتے ہیں لیکن آپ نے جو حکمتیں حضورﷺ سے سیکھی ہیں۔ وہ بڑی خوبصورت ہیں۔ سب سے پہلے آپؓ نے جو کچھ اخلاقی احکامات دیے ہیں فقہ کے اندر جنکی بنیاد حضرت عائشہؓ کا علم ہے۔ جو انھوں نے حضورﷺ سے سیکھا۔ ایک تو عام یہ تصور پایا جاتا کہ جنازہ اٹھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب حضرت عائشہؓ کی یہ تصریح ہے اور یہ وقتی حکم ہے کہ جنازہ اٹھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح یہ بھی تصور پایا جاتا ہے کہ خواتین کیلئے غسل کے اندر بال کھولنا ضروری ہے لیکن حضرت عائشہؓ نے اس کی

تصریح فرمائی اور حضورﷺ سے پوچھ کر آپؓ نے بیان کر دیا کہ عورت کو غسل میں بال کھولنا ضروری نہیں ہے اسی طرح فرمایا:

کہ مردہ کو جو غسل میں ان پر غسل واجب نہیں ہا کر لیں تو بہتر ہے یہ تصور پایا جاتا تھا کہ عورت جب وصال کر جائے تو اس کے بال سنوار دیئے جائیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔میت کے بالوں کو سنوارا نہ جائے بعض کا یہ تصور تھا کہ اگر عورت اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے آپؓ نے فرمایا کہ نہیں اگر عورت سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی بعض صحابہ کا یہ خیال تھا کہ فجر کی نماز اس وقت پڑھی جائے تھوڑا اجالا ہو جائے۔جب کہ آپؓ کا یہ حکم تھا کہ نہیں صبح کی نماز اندھیرے میں ہی پڑھی جائے۔حضرت ام سلمہ فرمایا کرتی تھیں کہ عصر میں تاخیر کرنی چاہیے لیکن آپؓ نے فرمایا نہیں عصر جلدی پڑھ لی جائے تا کہ آگے مغرب کی تیاری ہو۔حضرت ابو موسی اور باقی صحابی جانتے تھے کہ نماز مغرب میں تاخیر کی جائے تا کہ باقی لوگ بھی شامل ہوں لیکن آپؓ نے حضورﷺ سے پوچھ کر فرمایا کہ جلدی کی جائے نماز مغرب میں تا کہ اس کا وقت کم ہے جلدی پڑھنے سے لوگوں کو آسانی ہوگی اسی طرح بعض صحابہ افطار میں تاخیر کے ذہن سے تھے لوگ شامل ہو جائیں۔آپؓ نے فرمایا افطار میں جلدی کرنی چاہیے۔جیسے ہی روزہ کھل جائے افطار کر لیا جائے یہ وہ احکامات ہیں جو ہم تک پہنچے تھے۔مگر علم نہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کے ہیں۔اسی طرح حج کے اندر بہت بڑا معاملہ کہ مرد پورا سر منڈواتے عورت کا بھی یہی معاملہ تھا۔حضرت عائشہؓ حج کے لیے حضورﷺ کے ساتھ تھیں کہا حضورﷺ نے فرمایا:

مجھ سے مناسک سیکھ لوا بھی حکم دیا کہ مرد بال کٹوا دیں اگر عورت کے معاملے میں زیادہ پابندی نہ کی جائے تو میرے لیے اور باقی خواتین کے لیے آسانی ہوگی اور حضرت عائشہ کے کہنے پر حضورﷺ نے فرمایا تھا کہ عورت چاہے تھوڑے سے بال بھی کاٹ لے تو اسی کے حکم میں ہوگا پہلے اسلام میں یہ تھا اگر ایک عورت بیوہ ہو جاتی اور وہ حمل سے ہوتی تو اس کو پوری ۴ ماہ دس دن کی عدت پوری کرنی پڑتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ کا احسان ہے کہ حضورﷺ سے فرمایا:

کہ عدت کا اصل تو یہ تھا نہ کہ حمل ظاہر ہو جائے حکمت یہی ہے نہ وہ تو پہلے ہی حمل سے ہے یہ حکم مشکل ہو جائے گا۔مناسب نہیں ہے تو پھر آقاﷺ نے اسے یوں بدلا کہ بیوہ کی عدت جونہی بچہ پیدا ہو ختم ہو جائے گی کتنا بڑا احسان ہے چاہے ابھی بیوہ ہوئی ہے اور دو دن بعد بچہ ہو گیا عدت ختم ہوگی اسی طرح اگر کسی کو ڈرا دھمکا کر مارنے کے خوف سے طلاق لکھوالی جائے تو صحابہ اکرام کا ذہن تھا کہ طلاق ہو جاتی لیکن اگر حضرت عائشہؓ کا حکم آ جاتا تو سارے صحابہ آپؓ کی بات مان لیتے لیکن فرمایا اگر کسی کو ڈرا دھمکا طلاق دلوائے گا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔تمام فقہا اس پر عمل کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ نے حضورﷺ کی ڈیوٹی بھی لگائی

کہ اے نبی! آپ انھیں کتاب بھی سکھائیں اور حکمت بھی حکمت یعنی دین کو اندر سے سمجھنا یہ حضرت عائشہؓ پر ختم ہے مکی اور مدنی سورتوں کی سب سے پہلے خاصیت سمجھی وہ حضرت عائشہؓ ہیں جنھوں نے مکی اور مدنی سورتوں کا امتیاز لوگوں میں پیش کر دیا با قاعدہ اظہار کیا کہ یہ مکی ہے تو اس کے اندر کیا خصوصیت ہے اور یہ مدنی ہے تو اس کے اندر کیا ہے مثلاً فرمایا کہ مکی سورۃ میں زیادہ تر عقائد کا ذکر ہے ایسی آیات جہاں بھی نظر آئیں جن میں عقیدہ اور قیامت کا ذکر ہو وہ مدنی نہیں ہو سکتی ہو مکی ہے بعض مدنی سورتوں کے اندر مکی آیتیں آتی ہیں جن میں انعام و اکرام کا ذکر ہو وہ بھی مکی آیات کی خاصیت ہے مدنی سورتوں کو زیادہ تر اعمال کے اوپر رکھا ہوا ہے۔نماز روزوں حج کا ذکر ہے پھر مدینہ میں آ کر کامیاب کیوں ہوں گئے۔مکہ میں زندگی گزری ۴۰ سال نبوت سے پہلے ۱۳ سال نبوت کے بعد ۱۰ سال مدینہ میں ۵۳ سال مکہ میں لیکن اس طرح کامیاب نہ ہوئے وہاں وجہ یہ کہ مدینے کے جو انصار تھے۔آپﷺ کے آنے سے پہلے دو چار بڑی جنگیں لڑ چکے تھے اور بہت نقصان ہوا تھا اور سردار قتل ہو چکے تھے تو یہ اس سے بڑا تنگ تھے۔جونہی اسلام کا پیغام اسکو ملا تو انھوں نے بہت بڑی نعمت سمجھا کہ یہ تو رحمت کا پیغام ہے حضورﷺ بڑی رحمت ساتھ لائے لیکن مدینہ میں لوگ آپﷺ کی اس رحمت کو جذب کرنے کے لیے پہلے ہی تیار تھے لہذا آپﷺ کو ولیکم کیا گیا بنی نجذ کی بچیوں نے گیٹ گائے طلع البدر علینا اس کی وجہ یہی کہ مدینہ کے لوگ امن چاہتے تھے اور امن حضورﷺ سے ہی آیا۔آقاﷺ جمعہ پڑھایا کرتے۔عرب گرم علاقہ کپڑ دں سے بد بو آتی۔اس بات کو حضرت عائشہؓ نے نوٹ کیا کہ لوگ آ رہے ہوتے ہیں۔ان کے کپڑے پسینے سے بھیگے ہوتے ہیں کوئی حکم فرما دیجئے تو

حضورﷺ نے فرمایا کہ جمعے کے دن نہا کر ہی جمعہ پڑھا جائے سفر میں جو رکعت کسر نماز کرنے کی حکمت آپؓ بتاتی ہیں۔

کہ یہ بھی اللہ نے اپنے نبی کے لیے ہی حکم دیا ہے جب حضورﷺ مدینے آئے تو صحابہ کو بہت کثرت سے سفر کرنا پڑا اللہ نے نبیﷺ کے صحابہ کی آسانی کے لیے کسر کو فرض کیا نماز فجر کے بعد حضورﷺ نے نفل پڑھنے سے منع فرمایا اسی طرح عصر سے لے کر مغرب تک نفل پڑھنے کے ممانعت حضورﷺ نے فرمائی آپؓ نے فرمایا کہ یہ دونوں اوقات سورج پرستوں کی عبادت کے اوقات ہیں۔یہ حضورﷺ سے پوچھ کر فرمایا آپؓ یہ وقت ان بدتر کی عبادت کے ہیں۔تم اس وقت اللہ کی عبادت نہ کرو کہ تم الگ رہو تا کہ تمہاری الگ تخصیص قائم رہے اسی لیے کفار کی کسی چیز کی نقل کرنا اپنی زندگی اور صورت کے حوالے سے سخت ترین معاملہ ہے اور کوئی عیب نہیں سمجھتے حضورﷺ نے تو سجدہ کرنے سے منع کر دیا۔اس وقت کافروں کی نقل نہ ہو جائے تو اندازہ کریں کہ حضورﷺ کس طرح یہ گواہ کریں گے کہ ایک شخص ساری زندگی ہی کفار کی نقل کرتا رہا۔دس محرم کو ہم روزہ رکھتے ہیں حضورﷺ مدینہ تشریف آئے یہودیوں کے قبائل تھے کسی نے خبر دی کہ انھوں نے روزہ رکھا ہے حضورﷺ نے بلوا کر کسی یہودی سے پوچھا اس نے کہا اس لیے رکھتے ہیں اس دن فرعون کے ظلم سے موسی نے ہمیں نجات دلوائی تھی حضرت عائشہؓ قریب ہی تھیں فرمایا اے یہودیوں تمارے موسی کیا لگتے ہیں موسی تو میرے بھائی ہیں تم ایک روزہ رکھتے ہو میں اگلے سال سے زندہ رہا تو دو روزے رکھوں گا اسی طرح حضورﷺ نے پورے رمضان تراویح نہ پڑھی پہلے دن آئے تراویح پڑھا کرتے ایک دن حضورﷺ نہ آئے۔

یہ بھی حضرت عائشہؓ نے حدیث ہمیں بتائی کہ اس یہ میں نہیں آیا کہ کہیں میں روز پڑھوں تو میری امت یہ فرض نہ ہو جائے۔آپﷺ کے وصال کے بعد فرضیت کا ڈر ختم ہو گیا کیونکہ نبیﷺ ظاہری طور پر موجود نہ تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اب فرضیت کا ڈر نہیں ہے اس لیے میں چاہتا ہوں اس کو پورا رمضان پڑھا جائے اور ہمارے حافظ جو شہید ہوئے ہیں جنگ یمامہ کے اندر ستر سے زیادہ تو اب میں نہیں چاہتا ہوں کہ ہمارا مزید نقصان ہو ہم تراویح کی نماز نافذ کر دیں تا کہ ہمارے حافظ پیدا ہوں آج دنیا میں جتنے بھی حافظ ہیں اس کی وجہ تراویح ہے لہذا مدرسے نمازیں روزے آباد ہیں لوگ حفظ کر رہے ہیں تا کہ تراویح کا اہتمام کیا جا سکے اس طرح حج کی حقیقت کو بھی بیان کیا گیا لوگوں نے پوچھا آپ سے کہ آپ کیا سمجھتی ہیں کہ حج کیا ہے ہم کیا کرتے ہیں حج میں ہم کعبہ کا طواف کرتے ہیں حجرہ اسود کو چومتے ہیں ہم صفا مروہ سعی کریں ہم مقام ابراہیم پر نفل پڑھتے ہیں ہم دیگر کام کرتی ہیں۔آپ کیا کہتی ہیں آپ نے فرمایا ہے ہمارے نزدیک حج صرف اس حقیقت کا نام ہے وہ یہ ہے کہ اللہ والوں کی یاد اور اللہ کے

نیک بندوں کے ساتھ تعلق مضبوط ہونا چاہیے حج اسی شے کا نام ہے۔آپ مقام ابراہیم پر کھڑے ہیں ابراہیم علیہ السلام کی یاد آ گئی صفا مروہ پہ کھڑے ہیں۔حضرت ہاجرہ کی یاد آ گئی آپ منا میں چلے گئے ہیں حضرت اسمعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد ہے عرفات میں آ جائیں دعا یاد آ گئی تو یہ تمام آپ نے فرمایا یہ اللہ والوں اور نیک بندوں کے ساتھ تعلق مضبوط بنانے کا ذریعہ ہے حج کی حقیقت بھی آپ نے بیان کر دی ۔گھر کعبہ کے نزدیک ایک حطیم جگہ ہے جو کعبے کے گرد آپ کو نظر آتا ہے اس کے ارگرد حوص سی بنی ہے اس کے اندر بھی لوگ نفل پڑھتے ہیں تو حطیم کا وہ حصہ حضورﷺ کے دور میں بھی موجود تھا آج بھی ہےحضورﷺ نے حضرت عائشہؓ کے پوچھنے پر بتایا حضورﷺ یہ کیا وجہ ہے یہ احاطہ کیوں نہیں یہ بھی کہا دیواریں کعبہ کی ہیں۔جو حطیم کے دیواریں ہیں۔اس کے اندر نماز پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہو۔جب حقیقت پوچھی تو حضورﷺ نے بیان فرمایا کہ کعبہ جب تعمیر کیا گیا تو اسی وقت جب یہ سیلاب کا معاملہ سخت ہوا کہ کعبہ کی چھت اور دیواریں گر گئیں تو انھوں نے با قاعدہ تعمیر کرنے کا کہا تھا۔تمام سرداروں نے بھی کہا تھا کہ بئی اپنا حلال مال لے کر آؤ کوئی حرام مال پیش نہ کرے اس دن تک اس تاریخ تک وہ مال جمع ہوگا۔اس کے بعد اس کی تعمیر ہو جائے گی اس سے پہلے پیش کر دو لیکن حلال ہونا چاہیے۔جب کعبہ کی تعمیر کی تاریخ آئی انہوں نے کام کرنا شروع کر دیا چونکہ شرط تھی کہ حرام مال نہ آئے کیونکہ اللہ کا گھر ہے چونکہ شرط نہ پوری ہو سکی تو کسی حکمت کے تحت اللہ نے ان ہاتھوں سے یہی کروانا تھا تو کعبہ کی چھت تعمیر کروائی گئی اور ڈال دی گئی اور اس جگہ اور اس کام کو چھوڑ دیا گیا کہ جب بعد میں پیسے آئیں گے تو دوبارہ تعمیر کر لے گے لیکن وہ اسی طرح رہا۔یہ شائد وہی ہے کہ میں غریبوں کے لیے کعبہ کے اندر جانا ممکن نہ تھا غریبوں کو نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے اور وہ کعبے میں نماز پڑھنے کے برابر ہے تو جو حطیم کا علاقہ ہے۔وہ بھی آپ نے ہی حضورﷺ سے پوچھا حضورﷺ نے زندگی میں ایک ہی حج کیا ہے اور کعبہ کا طواف کھڑے ہو کر با قاعدہ سواری پر کیا ہے۔اونٹ کے اوپر با قاعدہ سوار تھے۔صحابہ اکرام جب حضور کے ساتھ طواف فرما رہے تھے وہ سارے پیدل تھے تب بھی حضور نے سواری پر بیٹھ کر طواف کیا تو اس کی حکمت بھی بیان کی اس کی وجہ اس وقت یہ تھی کیونکہ میں ساتھ تھی مجھے علم ہے کہ اس کی وجہ کیا تھی حالانکہ حضور بھی پیچھے طواف فرما سکتے تھے ہونا بھی یہی چاہیے تھا۔آپ نے جب حضورﷺ نے نیچے اتر کر طواف کے لیے شروع ہوتے دیکھا حضورﷺ کے قریب بہت سارے لوگ ہجوم سواری کی شکل میں اکٹھے ہو گئے تو آپﷺ نے فرمایا کہ آپ اونٹ پر سوار ہو گئے اور فرمایا کہ بئی دیکھوں کہ میرے پاس نہ آؤ مجھے بس دور سے دیکھ لو جو جہاں جہاں بھی ہے بس وہی سے طواف شروع کر دے میرے پاس اگر آ جاؤ گے تو طواف ہو نہیں پائے گا لوگوں کا ہجوم بن جائے گا تو دیکھے اس وقت حضورﷺ نے صرف امت اور لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے کے لیے لوگوں کی سہولت کے لیے ایسا عمل فرمایا سوار ہو کے طراف فرمایا اور دوسری طرف یہ آیت آقاﷺ کی سنت بھی بن گئی۔

اللہ نے ہمیں ایسا موقع دے دیں ہم بھی سوار ہو کر طواف ہو سکتا ہے۔آپﷺ نے حطیم جگہ کے اندر نفل پڑھنے کا حکم دیا۔حضورﷺ کو اپنے حجرے میں دفن کیا گیا اس کی وجہ بھی حضرت صدیق اکبرؓ بیان فرماتے ہیں۔جب حضورﷺ کا وصال ہوا آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورﷺ سے خود یہ سنا ہے کہ نبی جہاں وصال کرتا ہے وہی دفن ہوتا ہے اس کے جسم کو اٹھا کر کسی دوسری جگہ میں لے جایا نہیں جاتا جنازہ نہیں اٹھایا جاتا یہ نبی کی خاصیت ہے آپ نے فرمایا میں نے چونکہ یہ سنا ہے لہذا اصحابہ اکرام نے صدیق اکبرؓ کی اس بات پر اکتفا کر لیا کہ جو صدیق اکبرؓ فرما رہے وہ درست ہے حضرت عائشہؓ کے حجرے کو بھی یہ اعزاز اور مقام حاصل ہے اسی حجرے میں حضورﷺ کو وہی دفن کیا گیا۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں جانتی ہوں کہ نبیوں کے لیے فرمایا گیا کہ نبی کو وہی دفن کرنا چاہیے۔جہاں یہ وصال ہوتا میری نظر میں اس کی وجہ کوئی اور ہے آپ نے فرمایا جس نے حضور سے سنا کہ اللہ یہودیوں اور انصار پر لعنت کرے جو نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا کرتے حضورﷺ نے فرمایا میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے لوگوں پر نبیوں کی قبروں کو سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اس لیے اپنی قبر کو حجرے کے اندر رکھا کہ نہ میری قبر کسی کو نظر آئے اور نہ کوئی سجدہ کرے تا کہ کسی کو یہ نہ ہو کہ تم قبر کو سجدہ کر رہے ہیں۔اس لیے وہ اندر مدفن ہیں تا کہ باقی دنیا میں دیکھیں ہر ایک کی قبر واضح ہے نظر آتی ہے حضرت آدم سے لے کر حضرت موسی تک با قاعدہ قبروں کے نشانات اس طرح ہیں لیکن حضورﷺ کی قبر کو چھپایا گیا ہے اور اس کو گنبد خضرا کے اندر چھپا دیا گیا ہے فرمایا میری نظر میں میری امت کو سجدہ گاہ کی قبروں سے بچانا چاہتے تھے۔اگر قبر واضح ہوتی تو یقیناً لوگ سجدہ کرتے اس لیے چھپا لیا گیا۔حجرے میں لیکن اللہ نے خاص حکمت سے ذہر نہ ہونے دیا مدفن رہنے دیا حضورﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں تشریف لے جانے کو پسند فرماتے حضورﷺ کی محبت حضرت عائشہؓ کے ساتھ تھی۔اس کے لیے آپؓ کے حجرے میں ہی مدفن ہوئے قیامت تک حضورﷺ نے اس حجرے کو پسند کیا حکمت کا زاویہ تھا۔

حضرت عائشہؓ نے علم کی اشاعت فرمائی

ایک اور زندگی کا خاص حصہ حضرت عائشہؓ نے جو علم کی اشاعت حضورﷺ کے وصال کے بعد فرمائی عام طور پر ہمارا نظریہ یہ ہے کہ علم صرف مرد ہی پھیلا سکتا ہے اور سوچ یہ ہے کہ صرف مرد ہی عالم دین ہوتا ہے ویسے آج کا دور قحط رجال کا دور ہے۔آج اچھے نسل کے اچھے ذہن والے اچھی سوچ والے مرد اور عورت دونوں کی کمی ہے قحط پڑا ہوا ہے ویسے بازاروں میں سڑکوں میں بہت سے لوگ پھرتے ہوئے نظر آتے ہی اندر سے نکال کر زرہ دیکھیں امت کے کام آ رہے ہیں جو لوگ وہ بہت کم نظر آ رہے ہیں۔آٹے میں نمک کے برابر بھی کہا جائے تو زیادہ ہے مردوں کے بارے میں تو یہ بھی کم ہے عورتیں تو اس سے بھی زیادہ نیچے ہیں۔دور دور تک کوئی نظر آتی نہیں ہیں۔خواتین عالم دین بہت کم ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان بچیوں کے پاس حضرت عائشہؓ کی سیرت کسی نے پہنچائی نہیں ہے حضرت عائشہؓ کی زندگی ان کے پاس پہنچی نہیں۔آپ نے ایک عورت ہو کر مذہبی سیاسی علمی فقی ہونے کے باوجود بھی وہ خدمت کی ہے۔جو آج کی بڑی عورت بھی نہیں کر سکتی پردے میں رہ کر آپ نے دین ہی خدمت کی حضرت عائشہؓ نے صحابہ اکرام عرض کیا۔

مدینہ شریف میں علمی کرکز

مدینہ شریف میں ایک علمی مرکز موجود ہیں جو آج بھی حضورﷺ کے دور میں بھی علمی درسگاہوں کا مرکز تھا۔آج بھی مدینہ ہم سب کے لیے قابل عزت اور احترام ہے۔مدینہ میں جو درس گاہیں ہیں۔وہ پوری امت کغ لیے مثال ہیں۔آج بھی حضور کے دور کے بعد ایسا ہی تھا کہ حالانکہ جو مسلمانوں کی درس گاہیں ہیں۔وہ عراق میں شام میں یمن میں حبشہ میں اور دیگر چند مما لک ہیں اور دیگر نام آتے ہیں

سیرت میں بڑی بڑی درسگاہیں قائم تھیں اور صحابہ اکرام چونکہ ہجرت کر چکے تھے وہاں ہر صحابی کا اپنا حلقہ درس ہوتا تھا لیکن حضورﷺ مدینہ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی علمی درس ہوتا تھا اور یہاں حضرت ابن عباس حضرت عمرؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابو ہریرہ اور دیگر متعدد صحابہ اکرام بیٹھ کر درس قرآن اور حدیث دیا کرتے تھے اور لوگ آ کر آپ سے علم لیتے ۔حضرت عائشہ نے کمال کر دیا۔آپ نے اسی حجرے کے ساتھ والی جگہ جہاں آج حضورﷺ مدفن مبارک ہیں ۔اس کے ساتھ والی جگہ حضرت عائشہ نے درس اور حدیث کا اہتمام فرمایا یہ مدینہ کی بہت بڑی درس گاہ عظیم تھی ۔آپؓ موٹا سا کپڑا الٹکا کر پیچھے بیٹھ جاتی درس فرمایا کرتی سامنے مجمہ ہوتا۔صحابہ اکرام علیحدہ مرد اور عورتیں علیحدہ اور بچے پاس بیٹھا لیا کرتی ۔صحابہ اکرام فرماتے ہیں ۔ہمیں ایسے علمی مسائل کا علم ہوا جو ہمیں حضرت ابو ہریرہﷺ حضرت ابن عمر سے بھی ان مسائل کا علم حاصل نہیں ہوا تھا اور آپ ہمارے مسائل حل کرتی اور ہمیں ایسے مسائل بتا دیا کرتی کہ ہماری علمی پیاس اور تشنگی بجھ جاتی تو یہ کس لیے ہے اس طرح کے معاملات میری بچیوں کے لیے ہے کہ وہ ایسا کر سکتی ہیں اور ایسا ہو سکتا ہے آج بھی دین کھلا ہے ۔قانون اس پر پابندی نہیں لگا سکتا ۔حضرت عائشہؓ امت کے لیے مثال قائم کر دی امام نقوی پردے کے پیچھے حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا کرتے اور ان کے درس سنے اور پھر بعد میں وہ عراق کے بہت بڑے امام بنے ۔حضرت عائشہؓ سے پڑھ کر حضرت عائشہؓ کے منصب پر آپؓ نے کوئی حج نہیں چھوڑا کوئی موقع نہیں چھوڑتی تھی ۔جب موقع آتا حضورﷺ کے وصال کے بعد بھی جب موقع آتا تو آپ کوہ حرا پہاڑ کے اوپر غار میں اپنا خیمہ لگاتی ۔سب جان جاتے یہ عائشہ کا خیمہ ہے لوگ اپنے مسائل پوچھنے آیا کرتے تھے ۔ایک دن ایک صاحب آپ کے قریب آ کے شرما رہے تھے ۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم جو اپنی سے پوچھتے ہو وہ مجھ سے بھی پوچھ لو میں تمہاری ماں ہوں اور دیگر لوگوں کو بھی خود بولا کر پوچھتی کہ کیا آج لڑکیوں کے لیے پابندیاں لگا دی جاتی گئی ہیں ۔قید کر کے رکھ دیا گیا۔کالج اور یونیورسٹیوں میں خانے کھول دیئے گئے ہیں ۔عالم نہ بن جائے کون اسے سمجھائے تو حضورﷺ کی اس زوجہ نے ایسا کمال کیا کہ آج تک ہم ان کے احسان کے نیچے دبے ہوئے ہیں ۔(اللہ اکبر)

اس طرح دیگر بھی آپ نے مدارس میں جا جا کر درس دینے جہاں کوئی خاتون حکم دیتی عرض کرتی کوئی خواہش کا اظہار کرتی تو آپ خود چلی جاتی اور وہاں جا کے درس دیتی اور قرآن سمجھاتی احادیث سمجھاتی ساری زندگی آپ نے پھر اس پر عمل کیا آپ نے علم کی اتنی اشاعت کی کہ حضرت موسی اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سارے مل کر اتنا خواتین کو نہیں سمجھا سکے جتنا اکیلی حضرت عائشہؓ سمجھا گئیں (اللہ اکبر)

آج امت میں قہد رجال ہے بچیوں کو شادیوں سے ہوش کوئی نہیں ہے ۔ہماری بچیوں کو دنیاوی تعلیم سے کوئی ہوش نہیں ہے ۔ہماری بچیوں کو جگڑے جان چھوڑے تو وہ اس طرف آئیں ہماری بچیوں پر جو جلات قسم کے مسلط ہو جاتے ہیں ۔وہ ان سے نکلے تو ادھر آئیں کدھر جائیں لیکن یہ ایک درد دل بھی ہے لیکن جب حضرت عائشہؓ کی سیرت پڑھ رہا تھا سوچ رہا تھا مولا ہمیں بھی کوئی ایسی عالم دین عطا کر دے جو اس دور کے اندر نکلے اور اس کا کام کرے کس بات کا ڈر ہے ۔موت تو آنی آنی ہے ۔حضرت عائشہؓ جیسا علم اور خواہش تو کرو ہو سکتا ہے ۔اللہ دے دیں اور ضرورت بھی ہے صرف مرد کچھ نہیں کر سکتے ۔جب تک خواتین علماء نہ آئیں میدان میں ابھی تک ۔۔حضرت عائشہؓ نے ساری زندگی علم کی اشاعت میں بہت بڑا کردار ادا کیا ۔جیسے میں نے عرض کیا ہر حج پر آپ کا یہ کام ہوتا آپ میں فتوا دینے کا رنگ بھی آپ میں موجود تھا اور آپ عالم اسلام کی پہلی مفتیہ عورت آپ ہیں ۔آج مفتیہ بھی نہیں نظر آتی مرد تو آتے ہیں عورت نہیں آتی ۔آپ نے فتوا دینا اسی وقت شروع کیا ۔جب حضرت صدیق اکبرؓ کا دور تھا ان کے دور میں ہی آپ نے فتوا دینا شروع کیا اور آپ اس منصب پر فائز ہو چکی تھی ۔اللہ اکبر

حضرت عائشہؓ کی زندگی کا خوبصورت باب

حضرت عائشہؓ اسلام کا امتیاز جومر اور خوبصورت باب جب بند ہوا تو یہ اتنا بڑا مسلمانوں کے لیے جب آپ کا جنازہ نکلا جو صحابہ اکرام کی حالت تھی ۔جو جذبات تھے بیان کرنے سے کسیر ہو کہ پورا مدینہ رو رہا تھا اور خواتین جو ہیں ۔جوان بچے آپ کی محبت میں میرے پاس لفظ نہیں ہیں ۔جب آپ کا وصال ہوتا ہے ۔یہ اسلام کا خوبصورت چاند اللہ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے ۔

؎ آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

آج بھی اگر کوئی ایسے جذبے والی محبت والی اس دور میں کمال کر گئی ۔اللہ ہم میں عمل کی قوت پیدا فرمائے اور ہمیں نئی سوچ اور رنگ عطا فرمائیں ۔